Al-Azhār

Volume 8, Issue 1 (Jan-June, 2022)

ISSN (Print): 2519-6707

Issue: http://www.al-azhaar.org/index.php/alazhar/issue/view/18

URL: http://www.al-azhaar.org/index.php/alazhar/article/view/313

Article DOI: https://doi.org/10.46896/alazhr.v8i01.313

Title A Research Review of the Incident of Miraj and Related Hadiths

Author (s): Sabeen Iltaf ،Dr. Zaheer Ahmad and Nargis

Received on: 26 June, 2021
Accepted on: 27 May, 2022
Published on: 25 June, 2022

Citation: Sabeen Iltaf، Dr. Zaheer Ahmad and Nargis, "Construction: A Research Review of the Incident of Miraj and Related Hadiths," Al-Azhār: 8 no, 1 (2022): 268-280

Publisher: The University of Agriculture Peshawar

Click here for more

واقعہ معراج اور اس سے متعلق وارد احادیث کا تحقیقی جائزہ

A Research Review of the Incident of Miraj and Related Hadiths

*سبین الطاف

**ڈ ظہیر احمد

***نرگس

Abstract

Shab-e-Mirag also known as Al Isra wal- Mirag and the night af Miraj.

These terms are used to portray one of the most miraculous experiences that Allah had bestowed upon Prophet Muhammad.

This incredible journey took place during a time when the Prophet(ﷺ)was facing intense hardship and pain his emotions were testead with the passing of two of the most beloved people in his life it all started when Angel jibraeel (As) woke the prophet up and led him to a white beast named Buraq and commenced his journey to Masjid Al- Aqsa. During at all Isra-wal . Miraj jibraeel (As) stopped the Buraq and told our beloved Prophet (ﷺ) to pray at several places of emphasise the importance of visiting the places in which Allah bestowed his bounties upon his pious people.

Finally arriving in Masjid Al-Aqsa the Prophet (ﷺ) was informed that the soul of every Prophet sent by Allah from the time of Adam to the time Isa was brought to pray behind him, so that they would come To know the Superiority, Prophet Muhammad.

During the second part of the Night of Miraj, Prophet Muhammad rose to the heavens with Jibraeel (AS) During the ascension, he met eight prophets in the seven heavens. They all welcom ópious prophet and pious brother. When prophet Muhammad Finally reached the highest level in the heavens, he was brought into the divine presence of Allah, alone at sidratul Muntaha a boundary beyond which none may pass here. Allah gave this Ummah the gift of compulsory Salah. In that Artical I am described the authentication and history of that all event.

Keywords: incredible, intense, commenced, divine presence.

*وزیٹنگ لیکچرار، یو ای ٹی، پشاور

**اسسٹنٹ پروفیسر، شعبہ لسانیات، بین الاقوامی اسلامی یونیورسٹی، اسلام آباد

**لیکچرار، شعبہ اسلامیات، ویمن یونیورسٹی، مردان

اسراء کے معنی

یہ لفظ سری سے باب افعال کا مصدر ہے۔ اسرٰی کے معنی ہے "رات کے بیشتر حصے میں چلا"۔ عموما اسرٰی اور سُری (ثلاثی مجرد) کو ہم معنی سمجھا جاتا ہے لیکن اسرٰی کا لفظ رات کے ابتدائی حصے میں سفر کے لیے استعمال ہوتا ہے۔ اور سری کا لفظ رات کے آخری حصے میں چلنے کے لیے۔

سیر اور اسرا میں یہ فرق ہے کہ سیر کا لفظ محض ذھاب یعنی جانے کے معنوں میں استعمال ہوتا ہے۔ روانگی خواں دن کے وقت ہو یا رات کے وقت، لیکن اسراء صرف رات کے وقت سفر کے لیے مخصوص ہے۔ جب اسراء کا صلہ حرف ب ہو اور کہا جائے کہ "اسری بہ" تو اس کے معنی ہو گئے "اسے رات کے وقت لے گیا" اسے رات کو روانہ کیا۔

اسراء کے معنی ہے رات کو لے جانا۔ آگے لیلا اس لیے ذکر کیا ہے تاکہ رات کی قلت واضح ہو جائے اسی لیے وہ نکرہ ہے یعنی رات کے ایک حصے یا تھوڑے حصے سے میں یعنی رات چالیس راتوں کا یہ دور دراز سفر پوری رات میں بھی نہیں بلکہ رات کے ایک قلیل حصے میں طے ہوا۔[1]

کیفیت اسراء:

یہ واقعہ عالم خواب میں پیش آیا تھا یا حالت بیداری میں؟ حضور ﷺ بذات خود تشریف لے گئے تھے یا اپنی جگہ بیٹھے بیٹھے محض روحانی طور پر آپ ﷺ کو مشاہدہ کرایا گیا؟ ان تمام سوالات کے جوابات خود قرآن حمید کے الفاظ میں موجود ہے اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے:

﴿سُبْحَانَ الَّذِي أَسْرَى بِعَبْدِهِ لَيْلًا مِنَ الْمَسْجِدِ الْحَرَامِ إِلَى الْمَسْجِدِ الْأَقْصَى الَّذِي بَارَكْنَا حَوْلَهُ لِنُرِيَهُ مِنْ آيَاتِنَا إِنَّهُ هُوَ السَّمِيعُ الْبَصِيرُ﴾[2]

ترجمہ: "پاک ہے وہ جو رات کے ایک حصے میں اپنے بندے کو حرمت والی مسجد سے بہت دور کی اس مسجد تک لے گیا جس کے ارد گرد کو ہم نے بہت برکت دی ہے، تاکہ ہم اسے اپنی کچھ نشانیاں دکھائیں۔ بلاشبہ وہی (اللہ) سب کچھ سننے والا، سب کچھ دیکھنے والا ہے۔"

سبحان سے بیان کی ابتداء کرنا خود بتا رہا ہے کہ یہ کوئی بہت بڑا خارقِ عادت واقعہ تھا جو اللہ تعالیٰ کی غیر محدود قوت سے رونما ہوا۔ اس لیے اللہ تعالیٰ ذات صفات اک ذکر کر کے واقعہ کی ابتداء کی گئی ہے۔۔ پھر یہ الفاظ بھی کہ " أَسْرَى بِعَبْدِهِ " یعنی ایک رات اپنے بندے کو لے گیا۔ جسمانی سفر پر صریحاً دلالت کرتا ہے کہ یہ خواب یا کشف نہیں بلکہ جسمانی اور عینی مشاہدہ تھا۔

صرف دو تین صحابہ و تابعین سے منقول ہے کہ واقعہ اسرا و معراج کو منام (یعنی نیند) کی حالت میں بطور ایک عجیب وغریب خواب کے مانتے تھے۔ چنانچہ اسی سورت میں آگے چل کر جو لفظ ﴿وَمَا جَعَلْنَا الرُّؤْيَا الَّتِي أَرَيْنَاكَ﴾[3] آتا ہے اس سے یہ حضرات استدلال کرتے ہیں سلف میں سے کسی کا قول نہیں کہ معراج حالت بیداری میں محض روحانی طور پر ہوئی۔

بعض روایات صیحہ میں مذکور ہیں جن میں واضح الفاظ میں کہا گیا ہے: ثمہ اصبحت بمکہ یا ثمہ اتیت مکہ پھر صبح کے وقت میں مکہ پہنچ گیا۔ قرآن میں رویا لفظ کے استعمال کے بارے میں ابن عباس فرماتے ہیں :"رویا عین اریھا رسول اللہ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ"

مفسرین نے کلام عرب سے اس کے شواہد پش کئے ہیں کہ "رویا" کا لفظ گاہ بگاہ مطلق روئیت (دیکھنے) کے معنی میں استعمال ہوتا ہے۔ یعنی اسراء کا واقعہ ظاہری آنکھوں سے ہوا تھا۔

جمہور امت کا عقیدہ بھی ظاہری آنکھوں سے ہونے پر ہے۔ شریک کی روایات "اسراء" کا بحالت نوم واقع ہونا معلوم ہوتا ہے۔ مگر محدثین کا اتفاق ہے کہ شیک کا حافظہ خراب تھا حافظ ابن حجر نے فتح الباری کے اواخر میں حدیثِ شریک کے اغلاط شمار کرائے ہیں- شرح مسلم میں یہ مباحث پوری شرح وبسط سے درج کئے ہیں۔

اسراء اور معراج کی اصطلاحات

علماء کی اصطلاح میں مکہ سے بیت المقدس تک کے سفر کو "اسراء" اور وہاں سے اوپر "سدرة المنتہیٰ" تک کی سیاحت کو "معراج" کہتے ہیں۔ اور بسا اوقات دونوں سفروں کے مجموعہ کو ایک ہی لفظ اسراء و معراج سے تعبیر کر دیا جاتا ہے- حدیث اور سیرت کی کتابوں میں اس واقعہ کی تفصیلات بکثرت صحابہ کرامؓ سے مروی ہے جن کی تعداد 25 سے 30 تک پہنچتی ہیں۔

ان میں مفصل روایات حضرت انس بن مالکؓ، حضرت مالک بن صعصعہؓ، حضرت ابو ذر غفاریؓ اور حضرت ابو ہریرہؓ سے مروی ہیں۔ ان کے علاوہ حضرت عمرؓ، حضرت علیؓ، حضرت عبد اللہ ابن مسعودؓ، حضرت عباسؓ، حضرت ابو سعید خدریؓ، حضرت حذیفہ بن یمانؓ، حضرت عائشہؓ اور متعدد دوسرے صحابہ کرامؓ نے بھی اس کے بعض اجزاء بیان کیے ہیں۔

قران کریم میں صرف مسجد حرام یعنی(بیت اللہ)سے مسجد اقصیٰ یعنی (بیت لامقدس)تک حضور ﷺ کے جانے کی تصریح کرتا ہے۔اس سفر کا مقصد یہ بتاناہے کہ اللہ تعالیٰ اپنے بندے کو اپنی کچھ نشانیاں دکھان چاہتا

ہیں۔اس سے زیادہ کوئی تفصیل قرآن میں نہیں بتائی گئی باقی واقعہ احادیث سے ثابت ہے۔

قرآن حمید میں اسراء اور معراج کا تذکرہ

قرآن کریم معراج کا واقعہ دو سورتوں میں ذکر ہوا ہے سورۃ بنی اسرائیل اور سورۃ النجم میں۔قرآن میں اللہ کا ارشاد ہے:

﴿سُبْحَانَ الَّذِي أَسْرَى بِعَبْدِهِ لَيْلًا مِنَ الْمَسْجِدِ الْحَرَامِ إِلَى الْمَسْجِدِ الْأَقْصَى الَّذِي بَارَكْنَا حَوْلَهُ لِنُرِيَهُ مِنْ آيَاتِنَا إِنَّهُ هُوَ السَّمِيعُ الْبَصِيرُ﴾[4]

ترجمہ:"پاک ہے وہ جو رات کے ایک حصے میں اپنے بندے کو حرمت والی مسجد سے بہت دور کی اس مسجد تک لے گیا جس کے ارد گرد کو ہم نے بہت برکت دی ہے، تاکہ ہم اسے اپنی کچھ نشانیاں دکھائیں۔بلاشبہ وہی (اللہ) سب کچھ سننے والا، سب کچھ دیکھنے والا ہے۔"

وَالنَّجْمِ إِذَا هَوَى (1) مَا ضَلَّ صَاحِبُكُمْ وَمَا غَوَى (2) وَمَا يَنْطِقُ عَنِ الْهَوَى (3) إِنْ هُوَ إِلَّا وَحْيٌ يُوحَى (4) عَلَّمَهُ شَدِيدُ الْقُوَى (5) ذُو مِرَّةٍ فَاسْتَوَى (6) وَهُوَ بِالْأُفُقِ الْأَعْلَى (7) ثُمَّ دَنَا فَتَدَلَّى (8) فَكَانَ قَابَ قَوْسَيْنِ أَوْ أَدْنَى (9) فَأَوْحَى إِلَى عَبْدِهِ مَا أَوْحَى (10) مَا كَذَبَ الْفُؤَادُ مَا رَأَى (11) أَفَتُمَارُونَهُ عَلَى مَا يَرَى (12) وَلَقَدْ رَآهُ نَزْلَةً أُخْرَى (13) عِنْدَ سِدْرَةِ الْمُنْتَهَى (14) عِنْدَهَا جَنَّةُ الْمَأْوَى (15) إِذْ يَغْشَى السِّدْرَةَ مَا يَغْشَى (16) مَا زَاغَ الْبَصَرُ وَمَا طَغَى (17) لَقَدْ رَأَى مِنْ آيَاتِ رَبِّهِ الْكُبْرَى (18)[5]

واقعہ معراج کے دو حصے ہیں۔پہلا حصہ اسراء کہلاتا ہے جس کا ذکر سورۃ بنی اسرائیل میں کیا گیا ہے۔اس سفر کا دوسرا حصہ جسے معراج کہا جاتا ہے اس کا تذکرہ سورۃ النجم میں کیا گیا ہے۔ اور باقی تفصیلات احادیث میں بیان کی گئی ہیں۔عام طور پر پورے سفر کو معراج سے تعبیر کیا جاتا ہے۔معراج سیڑھی کو کہتے ہے یہ نبی پاک ﷺ کی زبان سے نکلے ہوئے الفاظ ہیں:"عرج لی الی السماء"

مجھے آسمان پر لے جایا یا چڑھایا گیا۔سے ماخوذ ہے۔

کیوں کہ اس سفر کا دوسرا حصہ پہلے سے بھی زیادہ اہم اور عظیم الشان ہے اس لیے معراج کا لفظ ہی زیادہ مشہور ہو گیا۔

احادیث کی روشنی میں واقعہ معراج

جس طرح معراج شریف کے واقعہ کو قران کریم میں بیان کیا گیا ہے اسی طرح احادیث کی روشنی میں بھی اس واقعہ کو ثابت کیا

اور اللہ تعالی نے (سورہ بنی اسرائیل) فرمایا ہے وہ اللہ جو اپنے بندے محمد ﷺ کو راتوں رات مسجد حرام یعنی حرم سے بیت المقدس کی مسجد تک لے گیا۔ ہم نے حضرت جابر بن عبد اللہ سے سنا ہے کہ:

''لَمَّا كَذَّبَنِي قُرَيْشٌ قُمْتُ فِي الْحِجْرِ فَجَلاَ اللَّهُ لِي بَيْتَ الْمَقْدِسِ فَطَفِقْتُ أُخْبِرُهُمْ عَنْ آيَاتِهِ وَأَنَا أَنْظُرُ إِلَيْهِ.''[6]

ترجمہ: آپ ﷺ نے فرمایا جب قریش نے مجھ کو (معراج کے واقعہ میں) جھٹلایا تو میں خطیم میں کھڑا ہوا اللہ تعالیٰ نے بیت المقدس کو میرے سامنے کر دیا میں نے اس کو دیکھ کر قریش کو نشانیاں بتائی۔"

ایک دوسری روایت میں ہے کہ ابو ہریرہؓ نے کہا کہ:

''قَالَ أَبُو هُرَيْرَةَ أُتِيَ رَسُولُ اللهِ صلى الله عليه وسلم لَيْلَةَ أُسْرِيَ بِهِ بِإِيلِيَاءَ بِقَدَحَيْنِ مِنْ خَمْرٍ وَلَبَنٍ فَنَظَرَ إِلَيْهِمَا فَأَخَذَ اللَّبَنَ قَالَ جِبْرِيلُ الْحَمْدُ لِلَّهِ الَّذِي هَدَاكَ لِلْفِطْرَةِ لَوْ أَخَذْتَ الْخَمْرَ غَوَتْ أُمَّتُكَ.''[7]

حضرت ابو ہریرہؓ سے روایت ہے کہ:

''قال رسول الله صلى الله عليه و سلم لما انتهينا إلى بيت المقدس قال جبريل بإصبعه فخرق بها الحجر وشد به البراق''[8]

ترجمہ: "رسول اللہ ﷺ نے فرمایا جب ہم بیت المقدس کی طرف پہنچے تو جبرائیلؑ نے اپنی انگلی سے اشارہ کیا اور اشارہ سے پتھر میں سوراخ ہو گیا اور اس کے ساتھ براق کو باندھ لیا۔"

شب معراج کا قصہ:

نبی کریم ﷺ نے صحابہ کرامؓ سے معراج کا قصہ بیان کیا فرمایا کہ میں حطیم میں لیٹا ہوا تھا کہ ایک آنے والا فرشتہ آیا (جبرائیلؑ) انہوں نے میرا سینہ چیر ہنسلی سے لے کر ناف تک پھر میرا دل نکالا اور پھر سونے کا ایک طشت لائے جو کہ ایمان سے بھرا ہوا تھا' پھر میرا دل دھویا گیا." پھر بھرا گیا پھر اپنی جگہ رکھ دیا گیا۔ اس کے بعد ایک نقرہ جانور لایا گیا (سفید) جو کہ خچر سے زرا چھوٹا اور گدھے سے کچھ بڑا تھا یہ جانور براق تھا وہ قدم وہاں رکھتا جہاں اس کی نگاہ پہنچتی۔ مجھے اس پر سوار کیا گیا اور جبرائیلؑ مجھ کو لے کر چلے وہاں تک کہ نزدیک والے پہلے آسمان تک

حضرت جبرائیلؑ نے کہا دروازہ کھولو تو آواز آئی تمہارے ساتھ اور کون ہے؟ کہا محمد ﷺ۔ پوچھا گیا کہ کیا یہ بلائے گئے ہے کہا، جی ہاں تب اندر والے فرشتے نے کہا مرحبا خوب آئے اور دروازہ کھولا گیا۔

میں اندر داخل ہو گیا تو دیکھا کہ حضرت آدمؑ بیٹھے ہے حضرت جبرائیل نے کہا کہ یہ تمہارے باپ آدمؑ ہے ان کو سلام کرو میں نے ان کو سلام کیا۔ انہوں نے جواب دی کہ مرحبا کیا اچھا بیٹا اور کیا اچھا پیغمبر ہے۔ پھر جبرائیلؑ مجھے لے کر اوراوپر چڑھے یہاں تک کہ دوسرے آسمان تک پہنچے وہاں بھی کہا دروازہ کھولو پوچھا گیا کون ہے؟ جبرائیل نے کہا میں ہوں جبرائیل پوچھا تمہارے ساتھ اور کون ہے؟ انہوں نے کہا محمد ﷺ پوچھا کیا وہ بلائے گئے ہے؟ انہوں نے کہا ہاں اس وقت (اندر والا فرشتہ) کہنے لگا مرحبا خوب آئے پھر دروازہ کھولا میں اندر پہنچا کیا دیکھتا ہوں کہ حضرت یحیٰؑ اور عیسیٰؑ دونوں خالہ زاد بھائی بیٹھے تھے۔ جبرائیل نے کہا یہ یحیٰ اور عیسیٰ ہیں ان کو سلام کرو۔ میں نے ان کو سلام کیا انہوں نے جواب دیا۔ پھر دونوں کہنے لگے مرحبا کیا اچھا بھائی ہے اور کیا اچھا پیغمبر ہے۔ پھر جبرائیلؑ مجھے لے کر اوراوپر چڑھے تیسرے آسمان تک پہنچے وہاں بھی کہا دروازہ کھولو پوچھا گیا کون ہے؟ جبرائیل نے کہا میں ہوں جبرائیل پوچھا تمہارے ساتھ اور کون ہے؟ انہوں نے کہا محمد ﷺ پوچھا کیا وہ بلائے گئے ہے؟ انہوں نے کہا ہاں اس وقت (اندر والا فرشتہ) کہنے لگا مرحبا خوب آئے پھر دروازہ کھولا میں اندر پہنچا کیا دیکھتا ہوں کہ حضرت یوسفؑ بیٹھے ہے جبرائیلؑ نے کہا یہ یوسف پیغمبر ہے ان کو سلام کرو میں نے سلام کیا انہوں نے جواب دیا مرحبا کیا اچھے پیغمبر اور اچھے نبی ہے۔ پھر جبرائیلؑ مجھے لے کر اوراوپر چڑھے یہاں تک کہ چوتھے آسمان تک پہنچے وہاں بھی دروازہ کھولا پوچھا گیا کون ہے؟ جبرائیل نے جواب دیا جبرائیل پوچھا تمہارے ساتھ اور کون ہے؟ انہوں نے کہا محمد ﷺ پوچھا کیا وہ بلائے گئے ہے؟ انہوں نے کہا ہاں تب کہنے لگے مرحبا خوب آئے اور دروازہ کھلا میں اندر گیا تو ادریس پیغمبر کو دیکھا جبرائیل نے کہا یہ ادریسؑ ہے ان کو سلام کرو میں نے سلام کیا انہوں نے جواب دیا مرحبا کیا اچھا بھائی اور کیا اچھا پیغمبر ہے۔ پھر جبرائیلؑ مجھے لے کر اوراوپر چڑھے یہاں تک کہ پانچویں آسمان تک پہنچے وہاں بھی دروازہ کھلوایا پوچھا گیا کون ہے؟ جبرائیل نے جواب دیا جبرائیل پوچھا تمہارے ساتھ اور کون ہے؟ انہوں نے کہا محمد ﷺ پوچھا کیا وہ بلائے گئے ہے؟ انہوں نے کہا ہاں تب کہنے لگے مرحبا خوب آئے میں اندر پہنچا تو ہارون پیغمبر کو دیکھا جبرائیل نے کہا یہ ہارونؑ ہے ان کو سلام کرو میں نے سلام کیا انہوں نے جواب دیا مرحبا کیا اچھا بھائی اور کیا اچھا پیغمبر ہے۔ پھر جبرائیلؑ مجھے لے کر اوراوپر چڑھے یہاں تک کہ چھٹے آسمان تک پہنچے وہاں بھی دروازہ کھولا پوچھا گیا کون ہے؟ جبرائیل نے جواب دیا جبرائیل پوچھا تمہارے ساتھ اور کون ہے؟ انہوں نے کہا محمد ﷺ پوچھا کیا وہ بلائے گئے ہے؟ انہوں نے کہا ہاں تب کہنے لگے مرحبا خوب آئے جب میں اندر گیا تو

موسیٰ پیغمبر کو دیکھا جبرائیل نے کہا یہ موسیٰؑ ہے ان کو سلام کرو میں نے سلام کیا انہوں نے جواب دیا مرحبا کیا اچھا بھائی اور کیا اچھا پیغمبر ہے۔

جب میں آگے بڑھا تو وہ رونے لگے وجہ پوچھی گئی تو کہنے لگے کہ میں اس لیے روتا ہوں کہ یہ لڑکا دنیا میں میرے بعد پیغمبر بن کر بھیجا گیا ہے۔ اور اس کی امت کے لوگ میری امت سے زیادہ بہشت میں جائیں گے۔

پھر جبرائیلؑ مجھے لے کر اور اوپر چڑھے دروازہ کھلوایا گیا پوچھا گیا کون ہے؟ جبرائیل نے جواب دیا جبرائیل پوچھا تمہارے ساتھ اور کون ہے؟ انہوں نے کہا محمد ﷺ پوچھا کیا وہ بلائے گئے ہے؟ انہوں نے کہا ہاں جب میں اندر پہنچا تو حضرت ابراہیمؑ کو دیکھا جبرائیل نے کہا یہ ابراہیمؑ ہے ان کو سلام کرو میں نے سلام کیا انہوں نے جواب دیا پھر کہنے لگے مرحبا کیا اچھا پیغمبر ہے۔ پھر مجھے سدرۃ المنتہیٰ تک بلند کیا گیا دیکھتا ہوں کہ اس کے بیر ہجر کے مٹکوں کے برابر ہیں اور اس کے پتے ہاتھی کے کان کی طرح ہے۔ جبرائیل نے کہا یہ سدرۃ المنتہیٰ ہے وہاں (اس کی جڑ ہے) چار نہریں پھوٹتی ہیں۔ انہوں نے کہا بند نہریں تو بہشت میں گئی ہیں وہاں بہہ رہی ہیں اور کھلی نہریں (دنیا میں نیل اور فرات) پھر بیت المعمور مجھ کو بلند کر کے دکھایا گیا پھے میرے سامنے ایک شراب کا پیالہ اور ایک دودھ کا پیالہ لایا گیا اور ایک پیالہ شہد کا لایا گیا۔ میں نے دودھ کا پیالہ لیا (اس کو پیا) جبرائیل نے کہا کہ یہ اسلام کی فطرت ہے جس پر تم ہو اور تمہاری امت ہے۔ پھر مجھ پر ہر دن رات میں پچاس نمازیں فرض کی گئی میں لوٹ کر آیا تو موسیٰ کے سامنے سے گزرا انہوں نے کہا کہ کہو تم کو کیا حکم ملا؟ میں نے کہا کہ ہر رات دن میں پچاسنمازیں فرض ہوئی۔ انہوں نے کہا کہ تمہاری امت ہر رات دن میں پچاس نمازیں نہیں پڑھ سکے گی اور مجھے اللہ کی وسم لوگوں کا بہت تجربہ ہے۔ اور میں بنی اسرائیل پر بہت کوشش کر چکا ہوں تم ایسا کرو اپنے پروردگار کے پاس واپس جاؤ اور اپنی امت کے لیے تخفیف چاہو یہ سن کر میں لوٹا اور اللہ تعالی نے پچاس میں سے دس نمازیں مجھ کو معاف کر دیں لوٹ کر واپس آیا تو پھر موسیٰ ملے انہوں نے پھر وہی کہا پھر گیا پھر دس معاف ہو گئیں۔ پھر لوٹ کر آیا تو موسیٰ کے پاس آیا تو انہوں نے کہا کہو کیا حکم ہوا؟ میں نے کہا پانچ نمازوں کا ہر دن اور رات میں انہوں نے کہا کہ دیکھ تمہاری امت سے ہر روز یہ پانچ نمازیں بھی نہیں ہو سکیں گی میں تم سے پہلے لوگوں کا بخوبی تجربہ کر چکا ہوں اور تم جا کر پھر تخفیف کراؤ میں نے کہا میں اپنے پروردگار سے عرض کرتے کرتے شرمندہ ہوں اب میں اس پر لازمی مان لیتا ہوں۔ جب میں آگے بڑھا تو پکارنے والے نے پکارا اپنا فریضہ میں نے جاری کر دیا اور اپنے بندوں پر تحقیق بھی کی۔

شریک بن عبد اللہ سے روایت ہے کہ میں نے انس بن مالکؓ سے وہ بیان کرتے تھے اس رات کا جس میں معراج ہوا رسول اللہ ﷺ کو کعبہ کی مسجد سے، آپ ﷺ کے پاس تین فرشتے آئے وحی آنے سے پہلے اور آپ ﷺ مسجد میں سو رہے تھے۔ [9]

معراج سے واپسی کا ذکر

آپ ﷺ آسمان سے اتر کر زمین پر تشریف لائے اور بیت المقدس میں داخل ہوئے یہاں انبیاء علیہم السلام کا مجمع تھا اسی اثناء می نماز (غالباً صبح کی نماز) کا وقت آگیا۔ سرور انبیاءؑ منصب امامت سے سرفراز ہوئے۔ نماز کے بعد ندا آئی اور داروغہ دوزخ نے سلام کیا۔ اس واقعہ میں آپ ﷺ نے چند پیغمبروں کی شکل وصورت بھی بیان کی۔ ابوالقاسیہ سے روایت ہے کہ حضرت عبداللہ ابن عباس نے فرمایا: حضرت موسیٰؑ گندمی رنگ کے تھے اور گھونگریالے بال اور حضرت سرخ وسفید رنگ کے تھے۔

ان تمام منازل کے طے ہونے کے بعد آپ ﷺ مسجد حرام میں صبح کو بیدار ہوئے۔

واقعہ معراج تاریخی تناظر میں

حضرت ابراہیمؑ نے اصل کعبہ کی جو عمارت بنائی تھی وہ سیلاب سے کئی دفعہ گر چکی تھی اور پھر بنی۔ اسی طرح قریش کے زمانے میں جب نبی کریم ﷺ ہنوز پیغمبر نہیں ہوئے تھے، سیلاب سے گر گئی۔ قریش نے اس کو پھر سے تعمیر کرانا چاہا تو سرمایہ کی کمی کے باعث ایک طرف اندر کی تھوڑی سی زمین کو چھوڑ کر دیوار کے طول کو کم کر دیا۔ اس طرح کعبہ کی تھوڑی سی زمین چار دیواری سے باہر رہ گئی اور اب تک اسی طرح ہے۔ اس زمین کا نام حجر اور حطیم ہے۔ آپ ﷺ اسی مقام پر استراحت فرما رہے تھے۔ بیداری اور خواب کی درمیانی حالت تھی۔ آپ ﷺ نے دیکھا کہ آپ ﷺ کی گھر کی چھت کھلی اور حضرت جبرائیلؑ نازل ہوئے وہ آپ ﷺ کو چاہ زمزم کے پاس لے گئے اور وہاں آپ ﷺ کے سینہ مبارک کو چاک کیا اور قلب اطہر کو نکال کر آب زمزم سے دھویا ایک طشت ایمان اور حکمت سے معمور لایا گیا اور حکمت و عرفات اور ایمان سے نبی کریم ﷺ کے دل کو بھا اور سینہ مبارک برابر کر دیا۔

اس کے بعد گدھے سے بڑا اور خچر سے چھوٹا سپید رنگ کا لمبا جانور براق نامی لایا گیا جس کی تیز رفتاری کا یہ حال تھا کہ اس کا ہر قدم حد نگاہ پر پڑتا تھا۔ آپ ﷺ اس پر سوار ہو کر بیت المقدس آئے اور براق کو اس قلابہ میں باندھ کر جس میں انبیاء اپنی سواریں باندھا کرتے تھے۔ آپ ﷺ نے مسجد اقصیٰ میں دو رکعت نماز ادا کی۔ اور وہاں سے آسمان کی طرف عروج ہوا۔ ایک زینے کے زریعے آپ ﷺ پہلے آسمان پر تشریف لے گئے۔

ہر آسمان پر فرشتوں نے آپ ﷺ کا پرجوش استقبال کیا۔ ہر آسمان پر انبیاء علیہم السلام سے ملاقات ہوئی جن کا مقام کسی معین آسمان میں ہے۔ مثلاً پہلے آسمان پر آپ ﷺ کی ملاقات حضرت آدمؑ سے ہوئی دوسرے آسمان پر دو نوجوان دیکھے تو حضرت جبرائیلؑ سے پوچھا کہ یہ کون ہیں؟ فرمایا یہ حضرت عیسیٰ اور یحییٰؑ ہیں۔ آپ ﷺ نے ان سے ملاقات فرمائی۔

تیسرے آسمان پر آئے تو دیکھا کہ ہر طرف سفید موتی سی قندیلیں جھلملا رہی ہیں یہ قندیلیں نور سے روشن تھیں۔ اس آسمان کا نام ذہون ہے اس پر اپ ﷺ کی ملاقات حضرت یوسفؑ سے ہوئی اور حضرت داؤد، اور سلیمان سے بھی۔

چوتھا آسمان خالص چاندی کا تھا اور اتنا وسیع تھا کہ تینوں آسمان جو کہ نیچے تھے اور زمین نقطہ کے مانند معلوم ہوتی تھی۔ اس آسامن کا نام یزیلون ہے اس کا دروازہ اور قفل بھی نور کا تھا۔ اور اس پر لکھا تھا: " لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰہ"

چوتھے آسمان کے فرشتوں کو عبادت میں دیکھا تسبیح و تہلیل میں منہمک یہاں تک کہ آپ ﷺ کی ملاقات حضرت مریمؑ اور فرعون کی بیوی اور موسیٰؑ کی والدہ حضرت آسیہ سے ہوئی۔ آپ ﷺ پانچویں آسمان میں پہنچے تو دیکھا چاروں آسمان جن سے وہ گزر کر آئے ہیں پانچویں آسمان میں ایسے لگ رہے ہیں جیسے کوئی بہت بڑے میدان میں چھوٹی سی چیز رکھی ہو۔ اس آسمان کا نام البیانیقون ہے۔ جب آپ ﷺ یہاں سے گزرے تو حضرت ابراہیمؑ، اسماعیلؑ، اسحاقؑ، لوطؑ اور یعقوبؑ سے ملاقت ہوئی۔ وہ سب ایک جگہ تشریف فرما تھے حضور ﷺ نے کہا السلام علیکم! سب نے سلام کا جواب دیا ابراہیمؑ نے آپ ﷺ کے ساتھ مصافحہ کیا اور فرمایا یا محمد ﷺ آج کی رات آپ ﷺ کو اللہ کی خاص قربت حاصل ہوگی اس وقت آپ ﷺ اپنی امت کی شفاعت کریں گے۔

چھٹا آسمان سچے موتیوں سے بنا ہوا تھا اس آسمان کا نام نماروس ہے۔ اس کے بعد نبی کریم ﷺ ساتویں آسمان پر پہنچے یہاں پر آپ ﷺ کی ملاقات ابراہیمؑ سے ہوئی اور ساتھ ہی اسرافیلؑ صاحب صور کو دیکھا۔ پھر آپ ﷺ تما انبیاء کرام کے مقامات سے بھی آگے تشریف لے گئے اور ایک ایسے میدان میں گئے جہاں تقدیر کے لکھنے کی آواز سنائی دے رہی تھی۔ اس کے بعد آپ ﷺ نے سدرۃ المنتہیٰ کو دیکھا۔

سدرۃ المنتہیٰ کیا ہے

ایک ایسا درخت جس کا تنا سرخ رنگ کا ہے۔ اور اتنا اونچا ہے کہ اگر اس کی چھوٹی تک پہنچنا ہو تو پچاس ہزار سال کا راستہ طے کرنا پڑے۔ پتے اس کے ہاتھی کے کانوں کی طرح اور پھل مثل مٹکے کے اور اللہ کے نور نے

اس درخت کو ڈھانپ رکھا ہے۔ سدرۃ المنتہیٰ پر اس وقت فرشتے بکثرت تھے اور نور خدا اس پر جگمگا رہا تھا اور قسم قسم کے رنگ جس کو بجز اللہ کے کوئی نہیں جان سکتا۔

حضرت عبد اللہ ابن مسعودؓ فرماتے ہیں:

"قَالَ لَمَّا أُسْرِىَ بِرَسُولِ اللَّهِ -صلى الله عليه وسلم- انْتُهِىَ بِهِ إِلَى سِدْرَةِ الْمُنْتَهَى وَهِىَ فِى السَّمَاءِ السَّادِسَةِ إِلَيْهَا يَنْتَهِى مَا يُعْرَجُ بِهِ مِنَ الأَرْضِ فَيُقْبَضُ مِنْهَا وَإِلَيْهَا يَنْتَهِى مَا يُهْبَطُ بِهِ مِنْ فَوْقِهَا فَيُقْبَضُ مِنْهَا قَالَ (إِذْ يَغْشَى السِّدْرَةَ مَا يَغْشَى) قَالَ فَرَاشٌ مِنْ ذَهَبٍ. قَالَ فَأُعْطِىَ رَسُولُ اللَّهِ -صلى الله عليه وسلم- ثَلاَثًا أُعْطِىَ الصَّلَوَاتِ الْخَمْسَ وَأُعْطِىَ خَوَاتِيمَ سُورَةِ الْبَقَرَةِ وَغُفِرَ لِمَنْ لَمْ يُشْرِكْ بِاللَّهِ مِنْ أُمَّتِهِ شَيْئًا الْمُقْحِمَاتُ". [10]

ترجمہ:"حضرت عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ جب رسول اللہ ﷺ کو رات کے وقت (سفر معراج پر) لے جایا گیا تو آپ کو سدرۃ المنتہیٰ تک پہنچایا گیا اور سدرۃ المنتہیٰ چھٹے آسمان میں ہے. زمین سے جو چیز اوپر چڑھتی ہے وہ سدرہ تک پہنچتی ہے اور وہاں سے لے لی جاتی ہے اور اوپر سے جو چیز اتاری جاتی ہے وہ بھی یہیں تک آتی ہے اور یہاں سے لے لی جاتی ہے. اور سدرہ کے متعلق انہوں نے اس آیت کا حوالہ دیا:

"اور سدرہ پر چھایا ہوا تھا جو کچھ بھی چھایا ہوا تھا"

اور کہا کہ وہ سونے کے پروانے ہیں. اور (سدرۃ المنتہیٰ پر) نبی ﷺ کو تین چیزیں دی گئیں:

- نماز
- سورۃ البقرہ کی آخری آیات۔
- آپ ﷺ کی امت میں جو مشرک نہ ہو اس کے گناہوں کی بخشش۔"

آپ ﷺ نے سدرۃ المنتہیٰ کو دیکھا جس پر اللہ کے حکم سے سونے کے پروانے اور مختلف رنگ کے پروانے گر رہے تھے اور جس کو اللہ کے فرشتوں نے گھیر رکھا تھا۔ اسی جگہ جبرائیلؑ کو نبی پاک ﷺ نے اپنی اصل شکل میں دیکھا۔ جن کے چھ سو بازو تھے اور وہی پر سبز رنگ رفرف کا دیکھا جس نے افق کو گھیر احدیث نبوی ﷺ:

"رَأَى جِبْرِيلَ لَمْ يَرَهُ فِى صُورَتِهِ إِلاَّ مَرَّتَيْنِ مَرَّةً عِنْدَ سِدْرَةِ الْمُنْتَهَى وَمَرَّةً فِى جِيَادٍ لَهُ سِتُّمِائَةِ جَنَاحٍ قَدْ سَدَّ الأُفُقَ". [11]

ترجمہ:"آپ نے جبرائیل علیہ السلام کو دیکھا، جبرائیل علیہ السلام کو آپ نے ان کی اپنی اصل صورت میں صرف دو مرتبہ دیکھا ہے،) ایک بار (سدرۃ المنتہیٰ کے پاس اور ایک بار جیاد میں) جیاد نشیبی مکہ کا ایک محلہ ہے (جبرائیل علیہ السلام کے چھ سو بازو تھے، انہوں نے سارے افق کو اپنے پروں سے ڈھانپ رکھا تھا"۔

”قال رأى جبريل في رفرف أخضر قد ملأ ما بين السماء والأرض.“ [12]

ترجمہ:” حضرت ابن مسعودؓ فرماتے ہیں کہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے جبرائیل کو سبز لباس میں دیکھا کہ انہوں نے آسمان اور زمین کے درمیان (کے حصہ) کو پر کر رکھا تھا“۔

آپ ﷺ نے بیت المعمور کو بھی دیکھا جس کے پاس بانی کعبہ حضرت ابراہیمؑ کمر لگائے بیٹھے تھے۔ بیت المعمور میں روزانہ ستر ہزار فرشتے داخل ہوتے ہیں جن کی دوبارہ داخل ہونے کی باری قیامت تک نہیں آتی۔ اس دوران نبی پاک ﷺ نے جنت اور دوزخ کا چشم خود معائنہ کیا۔ آپ ﷺ کو جنت کی سیر کرائی گئی جس کے گنبد موتی کے تھے اور زمین مشک کی تھی۔

رسول اللہ ﷺ سدرۃ المنتہیٰ سے آگے بڑھے تو جبرائیلؑ نے عرض کی کہ یارسول اللہ ﷺ میں آپ ﷺ کو الوداع کہتا ہوں۔ میں اس مقام سے آگے نہیں بڑھ سکتا اگر میں بال برابر بھی آگے بڑھا تو خدا کے نور سے میرے پر جل جائینگے۔

جب امام الانبیاء حجاب کبریائی میں پہنچے تو دیکھا کہ سواری گم ہو چکی ہے اور کوئی سواری نہیں تھی جو آپ ﷺ کو اٹھا سکے۔ آپ ﷺ نور ہی نور میں تنہا تھے کہ اچانک ندا آئی ”اے میرے حبیب میرے قریب آؤ“ امام الانبیاء اس قدر فاصلہ طے کرتے گئے یہاں تک کہ مقام ”دنیٰ“ میں اور پھر وہاں سے اس مقام ایک اور درجے ”دنیٰ فتدلّی“ میں ترقی کر کے پہنچے اور وہاں سے خلوت خانہ ” ”فَكَانَ قَابَ قَوْسَيْنِ أَوْ أَدْنَىٰ“ میں پہنچ کر محرم اسرار ہوئے۔

اس کے بعد واپس بیت المقدس میں اترے اور جن انبیاء کے ساتھ مختلف آسمانوں میں ملاقات ہوئی تھی وہ بھی آپ ﷺ کے ساتھ اترے۔ گویا آپ ﷺ کو رخصت کرنے کے لیے بیت المقدس تک ساتھ آئے۔ اس وقت آپ ﷺ نے نماز کا وقت ہو جانے کی وجہ سے تمام انبیاء کے ساتھ نماز ادا فرمائی۔ یہ بھی احتمال ہے کہ یہ نماز اسی دن صبح کی نماز ہو۔

آپ ﷺ جب معراج سے واپس تشریف آئے تو آپ ﷺ کا بستر بدستور گرم تھا۔ دروازے کی کنڈی بدستور ہل رہی تھی۔ اور جہاں آپ ﷺ نے وضو کیا تھا وہاں پانی ابھی سوکھا نہیں تھا۔ نبی مپاک ﷺ پلک جھپکن میں مکاں سے لامکاں ہوئے۔

واقعہ معراج کے تعین کی تاریخ

معراج کے وقت اور زمانہ کے تعین میں دشواری پیش آتی ہے کہ یہ ہجرت سے پہلے کا واقعہ ہے جبکہ تاریخ اور سن کی تدوین نہیں ہوئی تھی۔اور عرب میں عموما اسلام سے پہلے کسی خاص سن کا روج نہیں تھا۔اس لیے دن اور تاریخ کا پتہ لگانا مشکل ہے کوئی ربیع الاول کہتا ہے تو کسی نے ربیع الاخر کی روایت کی ہے بعض رجب تعین کرتے ہے۔قوی قول کے مطابق یہ واقعہ معراج رات کے وقت رجب کے مہینے اور ہجرت مدینہ سے ایک سال پہلے پیش آیا یعنی نبوت کے بارویں سال نووی نے فتاوی میں اس کو مختار کیا 27 رجب قوی ترین روایت سے ثابت ہے اور لوگو کا بھی اسی پر عمل ہے۔

حواشی وحوالہ جات

1 حقانی،ابو محمد،عبد الحق،تفسیر حقانی المشہور بہ تفسیر فتح المنان،الفیصل غزنی سٹریٹ اردو بازار لاہور،ج5،ص58۔

Haqqani, Abo Muhammad , Abdul Haq, Tafseer Haqqani almashoor Tafseer FatH almnan, Al-Fasail, Ghani Street, Urdu Bazar Lahor, Jild 5, PageNo 58

2 سورۃ الاسراء17:1۔

Alasra 1:17

3 سورۃ الاسراء17:60۔

Al-Asra 60:17

4 سورۃ الاسراء17:1۔

Al-Asra 1:17

5 سورۃ النجم52:1-18۔

Surat al Najam 1-18: 52

6 البخاری، محمد بن اسماعیل، صحیح بخاری الناشر : دار الشعب – القاهرة،الطبعة : الأولى ، 1407 - 1987 ،کتاب بدء الوحی،ج5،ص66،رقم الحدیث:3886۔

Al-Bukhari , Muhammad Bin Ismail, SahiH Bukhari Alnashir , Dar ul Shub Al qahira Addetion first 1407,1987 , kitab ul wahi Jilad 5, Page 66, Raqm ul Hadith 3886

7 صحیح بخاری،کتاب بدءالوحی،ج6،ص104،رقم الحدیث:4709۔

Al-Bukhari , Muhammad Bin Ismail, SahiH Bukhari Alnashir , Dar ul Shub Al qahira Addetion first 1407,1987 , kitab ul wahi Jilad 5, Page 66, Raqm ul Hadith 4709

8 الترمذي، محمد بن عيسى أبو عيسى، الجامع الصحيح سنن الترمذي، تحقيق: أحمد محمد شاكر وآخرون، الناشر: دار إحياء التراث العربي-بيروت، باب سورۃ بنی اسرائیل، ج5، ص301، رقم الحدیث:3132۔

Al-Tirmizi , Muhammad Bin Essa Abo Essa , Aljame alSahih Sunn e Al Tirmizi , Ahya e Uloom Al-Turas Al Arabi Berut ,Jilad 5, Page 103,Raqm ul Hadith 3132

9 صحیح بخاری، کتاب بدء الوحی، ج1، ص97، رقم الحدیث:349۔

Al-Bukhari , Muhammad Bin Ismail, SahiH Bukhari Alnashir , Dar ul Shub Al qahira Addetion first 1407,1987 , kitab ul wahi Jilad 1, Page 103, Raqm ul Hadith 349

10 القشيري، أبو الحسين مسلم بن الحجاج بن مسلم، الجامع الصحيح المسمى صحيح مسلم، الناشر: دار الجيل بيروت + دار الأفاق الجديدة-بیروت، باب فی ذکر سدرۃ المنتھیٰ، ج1، ص109، رقم الحدیث:449۔

Al-Qasheri , Abo Al-Hussain Muslim Bin AlHajaj , Al Jame Al Sahih Muslm, Alnashir Dar ul Hayal Beruit , Jilad 1, Page109, Raqm ul Hadith 449

11 سنن ترمذی، کتاب تفسیر القرآن عن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم، باب وَمِنْ سُورَةِ وَالنَّجْمِ، ج6، ص108، رقم الحدیث:3589۔

Al-Tirmizi , Muhammad Bin Essa Abo Essa , Aljame alSahih Sunn e Al Tirmizi , Ahya e Uloom Al-Turas Al Arabi Berut ,Jilad 6, Page 108,Raqm ul Hadith 3589

12 ابن منده، محمد بن إسحاق بن يحيى، الإيمان لابن منده، باب ذکر وجوب الایمان بما اخبر بہ المصطفی علیہ، المحقق، علي بن محمد بن ناصر الفقيهي، الناشر: مؤسسة الرسالة-بيروت، الطبعة: الثانية، 1406، ج2، ص753، رقم الحدیث:752۔

Ab Manda , Muhammad Bin Ashaq Bin Yaha Al-Eman Libne Manda, Bab e Zikr Wjoob al-eiman bima Akhbara Al-Mustafa Elia .